جلد ۳۴ | ۱۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | ۱۸ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۱۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ ہجرت۔ آج شام کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج کے خطبہ میں حضور نے جماعت کو حکومت میں تغیرات کے نتیجہ میں پیش آنے والے حالات کے مطابق بنانے اور غیر معمولی قربانیاں کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت آج بہتر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ابھی کوئی نمایاں فرق نہیں پڑا۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آج چودہری حاکم دین صاحب دوکاندار کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ جس میں کئی ایک اصحاب

احمدیت کے خلاف "تنظیم اہلسنت" کے پروگرام کی حقیقت

(از ایڈیٹر)

آئے دن احمدیت کے خلاف نئے سے نئے مخالفین کا کھڑا ہونا جہاں احمدیت کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جن لوگوں کی قسمت میں حق و صداقت کا انکار اور اس کی مخالفت لکھی جا چکی ہے۔ وہ کھلے اور واضح نشانات سے بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور اندھا دھند حق کے خلاف کھڑے ہو کر اپنا دین و دنیا تباہ کر رہے ہیں۔

اس وقت تک احمدیت کے خلاف کئی لوگ کئی پارٹیاں اور کئی جتھے کھڑے ہوئے مگر ایک ایک کر کے سب ختم ہو گئے۔ یا بہت بری طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ دوسرے لوگ عبرت حاصل کرتے اور احمدیت کے متعلق خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے غیر معمولی نظارے دیکھ کر صداقت قبول کر لیتے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مخالفت کا میدان خالی ہوتا دیکھ کر ایسے لوگ بھی اس میں داخل ہو رہے ہیں جنہیں بات کرنے تک کا سلیقہ نہیں۔ اور جن کی ساری پونجی ایک دو احمدیت سے مرتد افراد کے سوا اور کچھ نہیں۔ مگر ادعا یہ ہے کہ

"تحریک تنظیم کسی خاص مقامی ضرورت۔ وقتی مدافعت۔ ہنگامی ہیجان و تلاطم اور عارضی جوش و خروش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ ہم ٹھوس بنیادوں پر وسیع تر دائرہ میں ثبات و استقلال کے ساتھ کفر و باطل کا مقابلہ و مدافعت کرنے کے لئے اٹھے ہیں۔ ہمارے کام کا معیار بلند ہمارے عزائم بلند تر ہماری سکیمیں ہمہ رس اور ہمارا پروگرام ہمہ گیر ہے۔ ہم ان عالمگیر فتنوں کی مدافعت کے لئے میدان عمل میں اترے ہیں۔ جن کا سالانہ بجٹ تیرہ لاکھ بن رہا ہے"

(زمزم ۱۵ مئی ۱۹۴۶ء)

چند ہی روز ہوئے اس "تحریک تنظیم" سے پوچھا گیا تھا۔ کہ اس وقت تک جبکہ وہ کئی ہزار روپیہ مسلمانوں سے وصول کر چکی ہے۔ اس نے تبلیغ اسلام اور حفاظت اسلام کے متعلق کیا کام کیا ہے۔ مگر اس کے جواب میں سوائے گالیوں بدزبانیوں اور الزام تراشیوں کے اپنے کام کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا۔ اب یہ بڑا لمبا چوڑا دعوےٰ اخباروں میں شائع کرایا گیا ہے۔ اور مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ

"خدارا جاگو اور اس سال اپنے واحد تبلیغی مرکز کے بیت المال میں تیرہ اور اٹھارہ لاکھ نہ سہی کم از کم ایک لاکھ روپیہ تو جمع کر دو۔" اگر اس "واحد تبلیغی مرکز" نے طول طویل بلا ثبوت اور بلا دلیل دعوے محض اس لئے پیش کئے ہیں کہ "کم از کم ایک لاکھ روپیہ" غریب مسلمانوں سے وصول کیا جا سکے۔ تو اور بات ہے ورنہ ٹھوس بنیادوں پر وسیع تر دائرہ میں ثبات و استقلال کے ساتھ کفر و باطل کا مقابلہ اور مدافعت" کرنے والوں کے ذرا نام تو بتائے جائیں۔ تا اندازہ لگایا جا سکے کہ وہ کیا کچھ کر سکیں گے۔ اور آج تک وہ کیوں کسی گوشہ گمنامی میں چھپے رہے اور کیوں انہوں نے کفر و باطل کا مقابلہ نہ کیا چونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ ہمارا یہ مطالبہ بھی پورا نہ کیا جائے گا۔ اس لئے ہم خود ہی مہتمم تنظیم کے الفاظ میں ان لوگوں کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو تحریک تنظیم کے جھنڈے کے نیچے "عالمگیر فتنوں کی مدافعت کے لئے میدان عمل میں اترے ہیں" اور وہ دو ہیں (۱) "مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر" احمدیت سے مرتد (۲) "مفتی محمد الیاس صاحب" (۳) "مناظر اسلام مولانا عتیق الرحمن صاحب" احمدیت سے مرتد۔

غور فرمائیے یہ وہ لوگ ہیں جو "واحد تبلیغی مرکز" کے زیر اہتمام احمدیت کی مخالفت میں کھڑے ہوئے ہیں۔ احمدیت کا تو یہ لوگ کیا بگاڑ سکیں گے۔ البتہ کچھ عرصہ ناواقف اور انجان مسلمانوں کا مال اور اپنی آخرت ضرور برباد کر لیں گے۔ احمدیت کوئی انسانی منصوبہ نہیں۔ کسی پارٹی کی بنائی ہوئی سکیم نہیں۔ کسی تنظیم کا مرتب کیا ہوا پروگرام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ تحریک ہے جس کی غرض و غایت احیاء اسلام ہے۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ انسانوں کی مخالفت اسکو کوئی نقصان پہنچا سکے۔ آج تک کسی نے اس کا کیا بگاڑ لیا۔ کہ آئندہ کچھ بگاڑ سکے گا۔ البتہ مخالفین کا بار بار اٹھنا اور پھر کچھ عرصہ شور مچا کر ختم ہوتے جانا یقیناً احمدیت کی صداقت کا

ہر قربانی دوسری قربانی کے لئے بطور زینہ ہوتی ہے

فرمایا "ہر قربانی دوسری قربانی کے لئے زینہ کے طور پر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایک زینہ پر قدم نہیں رکھتا۔ تو اس سے یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ دوسرے زینہ پر چڑھ سکے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے تحریک جدید کے مطالبات کے پورا کرنے میں حصہ نہیں لیا۔ تو اس سے یہ کس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ آئندہ آنے والی قربانیوں میں عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اگر آپ یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں کرینگے۔ اور شوق سے ان میں حصہ لیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ آپکو ان سے بڑی بڑی قربانیوں کی توفیق عطا فرما دیگا۔" وہ احباب جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم کے مالی جہاد میں شامل ہیں وہ اپنے وعدے کی رقوم جلد سے جلد یعنی زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی کوشش فرمائیں اور وہ احمدی جنہوں نے دفتر اول میں حصہ لیا۔ اور نہ اب تک دفتر دوم میں شمولیت اختیار کی وہ بھی ۳۱ مئی تک

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

میٹرک میں کامیاب ہونیوالے طلباء

خدمتِ دین کے لئے آگے بڑھیں

اسلام و احمدیت کو جلد سے جلد خدام دین کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے میٹرک پاس طلباء کے لئے جامعہ احمدیہ میں سپیشل کلاس جاری فرمائی ہے۔ جہاں سے خدمت دین کا شوق رکھنے والے طلباء چار سال میں مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کرتے ہیں۔ اور یونیورسٹی کے مقررہ نصاب کے علاوہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی منظور فرمودہ دیگر علمی و دینی کتب بھی پڑھتے ہیں۔ اب جلد ہی اس سال میٹرک کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ بہترین احمدی بچے وہی ہوں گے۔ جو کامیابی کے بعد اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کر دیں گے۔ تا وہ دین کے خادم بن سکیں۔ اور عقبیٰ میں سرخرو ہوں۔ عربی زبان اور دینی معلومات کو حاصل کرنے کے باعث وہ اسلام کو صحیح رنگ میں پیش کرنے کے اہل ہوں گے۔ بے شک سلسلہ کی ہر ضرورت پورا کرنا ثواب کا موجب اور خدمت دین ہے۔ لیکن آج ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کو مبلغین کی بہت ضرورت ہے اس ضرورت کو پورا کرنا سلسلہ کے نوجوانوں کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

درخواست دعا

نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر کے صاحبزادہ حمید الدین خاں کی بیماری ابتدا میں تو سلب بینائی تھی۔ لیکن اب ایک دفعہ درمیان میں بینائی عود کرتی ہوئی محسوس ہو کر پھر تاریکی چھا گئی ہے۔ اور اس سے عام صحت پر بہت اثر پڑ رہا ہے۔ خون کا دباؤ بہت کم ہو گیا ہے۔ ایک دفعہ اسی حالت میں ۸ ۱/۲ گھنٹے لگاتار بیہوشی رہی۔ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ دماغ میں Cancer نہ ہو۔ غرض حالات سخت تشویشناک ہیں۔ ایک مخلص خادم سلسلہ خاندان کا ہونہار پندرہ سالہ نوجوان ایک آفت میں مبتلا ہو گیا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرماویں۔ (عبد المغنی)

مکتوبات صافی رضی اللہ عنہ

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ خدا تعالےٰ کی وحی نے مسلمانوں کا لیڈر کہہ کر بتا دیا ہے۔ حضرت مرحوم و مغفور کے مکتوبات کو جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کبیر نے جمع کر لیا ہے۔ اور اس کی جلد اول بہت جلد جماعت کے سامنے آجائے گی۔ یہ مکتوبات کن حقائق و معارف پر مشتمل ہیں۔ وہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کتاب کی صرف پانچ سو جلدیں شائع ہوں گی۔ اور تین روپیہ قیمت علاوہ محصولڈاک ہوگی۔ اس کے بعد جب کتاب مطبع میں جائے گی۔ تو اعلان کر دیا جائیگا۔ درخواستیں اسی پتہ پر بھیجی جاویں۔
عرفانی کبیر الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن

تردید

۲۶ دسمبر ۱۹۴۵ء کے الفضل میں مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نے میرے متعلق کچھ لکھا تھا۔ اس سلسلہ میں میرا یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ اس کی کوئی اصلیت نہیں۔
(محمد یوسف ایڈیٹر نور)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

۱۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ھش مطابق ۱۷ مئی ۱۹۴۶ء

دو تازہ رویاء

آج بعد نماز مغرب تا عشاء کی مجلس میں حضور نے اپنے دو تازہ رویا سنائے۔ اور ان کی تعبیر بیان فرمائی۔ پہلا رویاء حضور نے یہ بیان فرمایا۔ کہ میں ایک مجمع میں بیٹھا ہوں مجمع اسی طرز کا ہے جیسا کہ اس وقت ہے۔ اس وقت مبلغین کو مخاطب کر کے میں نے کہا۔ آریوں (قدیم اقوام) کی کتب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اور میرے متعلق بھی پیشگوئیاں ہیں۔ ان کا پتہ لگانا چاہیئے۔

میرے سامنے شمال مشرقی کونہ میں مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کھڑے ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ اس کے لئے آدمی بھیجنے پڑیں گے۔ اور روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔ ان کے اس قسم کے عذرات پیش کرنے پر میں نے کہا۔ جب کوئی کام کرنا ہوتا ہے۔ تو اس پر روپیہ خرچ کرنا ہی پڑتا ہے۔

دوسرا رویاء حضور نے یہ بیان فرمایا۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے میں خدا تعالےٰ کے حضور پیش ہونے والا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے بتاتے ہیں کہ وہاں کیا کہنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا۔ تم ہادی بھی ہو۔ تم مہدی بھی ہو۔ لیکن تم اللہ تعالیٰ سے اصرار کرنا کہ مہدی کی پیشگوئی کو پورا کرے ہادی ہونا اس کے نتیجہ کے طور پر آپ ہی ظاہر ہو جائیگا۔

ضرور غلہ خرید اجائے

اس کے بعد حضور نے مقامی احمدیوں کو ہدایت فرمائی۔ کہ اس دفعہ چونکہ قحط کے آثار ہیں۔ اور مقامی ہندو بنکوں سے روپیہ لے کر غلہ خریدتے جا رہے ہیں تاکہ اس وقت احمدی نہ خرید سکیں۔ اور بعد میں احمدیوں کے ہاتھ گراں غلہ فروخت کریں۔ اس لئے کوئی احمدی گھر ایسا نہ رہنا چاہیئے۔ جو سال بھر کا غلہ نہ خریدے۔ مضافات کے احمدی زمینداروں سے کہنا چاہیئے۔ کہ وہ کہیں اور غلہ بیچنے کی بجائے یہاں احمدیوں کے ہاتھ بیچیں۔ اور اگر ضرورت پڑے تو لائل پور وغیرہ کے اضلاع سے بھی غلہ منگایا جائے۔ اگر اس میں صدر انجمن کو گھاٹا بھی پڑے۔ تو اسے برداشت کرنا چاہیئے۔ جن لوگوں کو غلہ خریدنے میں کوئی مشکل ہو۔ وہ حالات لکھ کر پیش کریں۔ تاکہ ان کے متعلق غور کیا جا سکے۔

کیرنگ (اڑیسہ) کے ایک احمدی نوجوان نے مع اپنے ایک ہندو دوست کے جو فوجی ملازمت کے سلسلہ میں لاہور آئے ہوئے ہیں۔ ملاقات کی۔ اس سلسلہ میں بیان کیا گیا۔ کہ کیرنگ میں اڑھائی تین ہزار کے قریب احمدی ہیں۔

مزار کو بوسہ دینا

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا۔ تو فرمایا یہ جائز نہیں لغو بات ہے۔ اسی قسم کی حرکات سے شرک شروع ہوتا ہے۔ اصل چیز نبی کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ مگر لوگ اسے چھوڑ کر لغو باتوں میں جا پڑتے ہیں۔

وزارتی مشن کے فیصلہ کا ذکر

کسی نے لکھ کر دیا کہ وزارتی مشن نے جو اعلان کیا ہے اس کے متعلق حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا۔ اب رائے کا تو سوال نہیں۔ اصل بات دیکھنے کے قابل یہ ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان مل کر کام بھی کر سکیں گے یا نہیں۔ ملک کے حالات بظاہر تو بہت مایوس کن ہیں۔ لوگوں میں محبت پیار کم پایا جاتا ہے۔ ہر قوم دوسری کو زیر کرنے کے درپے ہے۔ ملک کی بہتری کسی کے مدنظر نہیں۔ ان حالات میں اگر ساری دنیا کی حکومت بھی ہندوستانیوں کو دے دی جائے۔ اور وہ ایک دوسرے کا گلا کاٹتے رہیں۔ تو ان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے یہ حالت جب تک موجود ہے۔ کوئی فیصلہ کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

اس اعلان کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو مشکلات ہندو مسلم سمجھوتہ میں ہیں۔ ان پر کمشن نے غور کیا ہے۔ اور ان کا حل نکالنے کی کوشش کی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ حل کامیاب ہو یا نہ ہو۔ یہ تو ظاہر تھا کہ پاکستان انگریز دیگا نہیں۔ اور مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان جو کا تھا۔ وہ اس سے نیچے اتر نہ سکتی تھی۔ ورنہ مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچتا۔ ان حالات میں چاہیئے تھا۔ کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی کمشن سے ملنے کا موقع دیا جاتا۔ جو پاکستان سے اتر کر ایسی سکیم پیش کرتے

وقفِ زندگی کی ایک شاندار مثال

احمدیت کا سب سے پہلا انگریز مجاہد

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے مجاہد احمدیت لنڈن

یقیناً سلسلہ احمدیہ کی موجودہ ترقی جو اسلام کے شاندار مستقبل کی دلیل اور احمدیت کی انجامکار فتح کی علامت ہے۔ خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے کس طرح احمدیت کی بنیاد رکھی گئی۔ کس طرح اس کی مخالفت شروع ہوئی۔ کس طرح مومنین کی کمزور سی جماعت کو ابتلاؤں نے گھیرا۔ اور دیکھنے والوں نے پے بہ پے مشکلات کو اس ربانی تحریک کے خاتمہ کا پیغام سمجھا۔ لیکن اس کے باوجود کس طرح احمدیت کا کمزور پودا ہر قسم کے تند جھونکوں سے بچ کر بڑھا اور پھولا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤنگا"۔ اسی سلسلہ میں حضور نے ایک کشف دیکھا۔ جو تبلیغ احمدیت کے دنیا کے کناروں تک پہنچنے کی تفسیر تھا۔ حضور نے دیکھا کہ

"میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے۔ جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی۔ کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائینگے"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۸۶)

(۲)

یہ مغربی سعید روحیں جنہیں سفید پرندوں کی شکل میں دکھایا گیا۔ وہی طیور ابراہیمی ہیں جنہیں سدھانے کا ارشاد ابوالانبیاء علیہ السلام کو ہوا تھا۔ یہ وہی طینی طیور ہیں۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دعوےٰ نبوت کو معجزانہ طور پر ثابت کرنے والے تھے۔ طیر یعنی پرندہ دلالت کرتا ہے اڑنے پر۔ اور اڑنے والی چیز پھیل جایا کرتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کشف میں یہ راز تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پھیلانے کا کام بعض مغربی سفید پرندے بھی کرینگے چنانچہ جماعت احمدیہ کا پہلا انگریز مبلغ جس نے اپنی زندگی سیدنا حضرت امیر المومنین کے حضور تبلیغ احمدیت کے لئے وقف کر دی ہے۔ وہ لیفٹیننٹ بشیر احمد آرچرڈ ہیں۔ جنہوں نے پچھلے سال قادیان جا کر اسلام قبول کیا۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں آپ لکھتے ہیں۔

"حضور خاکسار بخیریت انگلستان واپس آگیا ہے۔ اور یہاں شمس صاحب سے ملاقات کی ہے۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں سلسلہ کی خدمت کرنے اور تبلیغ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میں اپنی زندگی پورے طور پر دین کی اشاعت کے لئے صرف کرنا چاہتا ہوں۔ یا بالفاظ دیگر میں اپنی زندگی وقف کرنا چاہتا ہوں میں امید رکھتا ہوں۔ کہ حضور اس بارہ میں میری راہنمائی فرمائیں گے۔ نیز میں مخلصانہ التجا کرتا ہوں۔ کہ حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ میری راہبری فرمائے۔ مجھے استقلال بخشے۔ اور جملہ کمزوریوں اور روحانی بیماریوں کو دور کرنے کی توفیق بخشے۔

حضور کا ادنےٰ خادم۔ بی آرچرڈ"

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک نومسلم انگریز نوجوان کا جو کچھ ہفتے قبل ایک اعلےٰ فوجی افسر تھے۔ اپنے آپ کو وقف کر دینا یقیناً یہاں کے لوگوں کے لئے ایک اچنبھا ہے۔ اس پرندے نے پرواز سے قبل ہی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ ایمپائر پریس نے یہ خبر اخبارات کو دی۔ فوراً ایک کمپنی ایسوسی ایٹڈ نیوز پیپرز نے مزید معلومات کے لئے مسجد احمدیہ لنڈن کو ٹیلیفون کیا۔ اور اسی روز برسٹل کے ایک اخبار "ایوننگ ورلڈ" میں یہ خبر شائع ہوئی کہ برسٹل کے رہنے والے ایک صاحب مسٹر بی آرچرڈ نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اب اپنی زندگی اشاعت اسلام کے لئے وقف کر دی ہے۔ علاوہ ازیں اخبار والوں نے ان سے انٹرویو کی خواہش کی جب انہیں بتایا گیا کہ وہ آجکل ٹارکی میں ہیں۔ (لنڈن سے قریباً ۲۰۰ میل دور) تو انہوں نے ایڈریس دریافت کیا۔ اور کہا کہ ٹارکی بالکل نزدیک ہے۔ وہ ان سے ملکر انٹرویو کر سکتے ہیں۔ تاہم برسٹل میں ایک نمائندہ ان کے گھر میں پہنچا۔ لیکن مسٹر آرچرڈ گھر پر موجود نہ تھے۔

(۳)

ہم نے تھوڑے سے وقت میں جو ہمیں مسٹر آرچرڈ کے ساتھ گزارنے کے لئے ملا۔ ان کے اندر تبلیغ احمدیت کا ایک بے پناہ جوش پایا۔ ۲۱ر اپریل کو آپ ہندوستان سے انگلستان پہنچے۔ اور ۲۳ر کو مسجد احمدیہ لنڈن میں آ گئے۔ کئی سال کے بعد گھر سے جدا رہنے کے باوجود ان کے لئے احمدیہ مشن کی کشش زیادہ تھی۔ اسی روز ہم ہائڈ پارک میں تبلیغ کے لئے جا رہے تھے۔ آپ بھی ساتھ ہو لئے۔ کہ شاید میرا وجود بھی وہاں احمدیت کے لئے مفید ہو سکے وہاں جا کر ایک عیسائی لیکچرار پر سوالات کرنا شروع کر دیئے۔ اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف پھیر لی۔ اس کے بعد دوبارہ جو لنڈن آئے۔ تو پھر ہائڈ پارک گئے۔ دروازہ پر کھڑے ہو کر ٹریکٹ تقسیم کرنے شروع کر دیئے۔ علاوہ ازیں مسجد میں منعقد ہونے والی ایک میٹنگ میں جو اپنے اسلام قبول کرنے کے وجوہ پر مؤثر پیرایہ میں تقریر کی۔ ان کی والدہ ان کے اسلام قبول کرنے پر خوش نہیں ہیں۔ ان کے والد بھی اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ ان کا بھائی عیسائی راہب ہے۔ اب اس ماحول سے اٹھ کر احمدیت کو قبول کرنا اور پھر اشاعت اسلام کے لئے زندگی وقف کر دینا انسانی زندگی میں ایک ایسا کایا پلٹ انقلاب ہے۔ جس کی مثال بجز انبیاء کی جماعتوں کے کہیں نہیں مل سکتی۔ کیا یہ ایک نشان احمدیت کے برحق ہونے کا نہیں۔ ہم اپنے انگریز احمدی بھائی مسٹر آرچرڈ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کہ ان کی پیدائش سے بھی قبل خدا کے مسیح نے اپنی زندگی میں انہیں ایک کشف میں سفید پرندوں میں دیکھا تھا۔ خدا کرے کہ ان کا وجود احمدیت کے لئے بے حد برکات اور فوائد کا باعث بنے۔ اور بہت سے دوسرے سفید پرندوں کی کشش کا موجب ہو۔ آمین

(۴)

وقفِ زندگی کی یہ شاندار مثال ہماری خوشیوں میں اضافہ اور ہماری امیدوں کی پختگی کا باعث ہے۔ یہ احمدیت کی ترقی کا ایک اور زینہ ہے۔ یہ اشارہ ہے اس طرف کہ خدا تعالےٰ کی مخفی تدبیریں احمدیت کو دنیا بھر میں غالب کرنے کے لئے بروئے کار آ رہی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ وقف ہماری ذمہ واریوں کی بھی اطلاع ہے۔ اور ہماری توجہات کو اس بلند مقصد کی طرف اٹھاتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے قائم فرمایا ہے۔ احمدیت کو دنیا میں پھیلانے کے نئے راستے کھل رہے ہیں۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا۔ کہ احمدی نوجوان اس تقدیر کی انگلی کی طرف دیکھیں۔ اور اس کی حرکت کے تابع اپنی حرکات کر دیں۔ ایک غیر وطن اور غیر زبان والے شخص کی طرف سے ایک مختلف تمدن اور ماحول میں رہنے والے کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دینے کی پیشکش خدا تعالےٰ کی طرف سے ہمارے مونہہ پر ایک ہلکا سا پیار کا طمانچہ ہے۔ کہ میری طرف مونہہ کرتے ہو یا نہیں۔ ہماری منزل کتنی دور ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ ان معنوں کے لحاظ سے ہماری منزل کوئی نہیں کہ جہاں جا کر ہم نے ٹھہر جانا ہو۔ بلکہ ہر منزل ہیں، گئی

منزل دکھائیگی۔ پس اس کے لئے ہمیں بھی ہر لمحہ اور ترقی کے ہر قدم پر اپنی کوششوں میں اضافہ کرنا پڑیگا

سیدنا حضرت امیرالمومنین اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ احباب جماعت کو آج کل کن دردناک پیرایوں میں وقف زندگی کی تحریک فرما رہے ہیں۔ دراصل جماعت احمدیہ کا بقاء اب منحصر ہے اسی تحریک کی مقبولیت پر بغیر اس تحریک پر عمل کرنے کے ہم خدائی وعدوں کو پورا کرنے کا ذریعہ نہیں بن سکتے۔ یا پھر اس کا دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ ہماری بجائے کوئی اور قوم اس افتخار کو حاصل کرے۔ لیکن کیا ہماری غیرت یہ برداشت کر سکتی ہے۔ کہ یہ آسمانی حق ہمارا ہم سے چھین کر کسی دوسرے کو مل جائے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یقیناً ہم ہی اس فخر کو حاصل کریں گے۔ اور ہمارے نوجوان ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ خدائی فوج کو لڑائی کا حکم مل گیا ہے۔ اب عام بھرتی کی تحریک کی جارہی ہے۔ عجب اتفاق ہے۔ کہ مسٹر آرچرڈ دنیوی فوج سے فارغ ہوکر دینی فوج میں داخل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ دنیوی لڑائی ختم اور دینی لڑائی شروع ہے۔ کیسا اچھا پسندیدہ فعل ہے۔ کتنا موقعہ شناس طرز عمل ہے۔ بہت سے احمدی نوجوان فوج سے فارغ ہو رہے ہیں۔ انہیں فوج کی تربیت کو اب دوسری فوج میں داخل ہوکر جاری رکھنا چاہیئے۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ وہ جس شوق اور جوش اور ولولہ سے دنیوی جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ اب اس سے کہیں زیادہ شوق اور جوش اور ولولہ کے ساتھ روحانی جنگ میں شریک ہوں۔ کیونکہ شیطان جس کے ساتھ رحمانی فوج کی جنگ ہے۔ ان دنیوی دشمنوں سے کہیں زیادہ خطرناک دشمن ہے۔ جن کو ابھی دنیوی افواج نے شکست دی ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

جنگ کے پرتکلیف ایام میں اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نظارے

سنگاپور میں مجاہد احمدیت کی سرفروشانہ سرگرمیاں

شدید مخالفت کے دوران میں جماعت احمدیہ کی ترقی

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ کفر و الحاد مادیت اور دہریت کے اس تاریک دور میں جماعت احمدیہ کے مجاہدین کو اللہ تعالےٰ کی ہستی۔ اسلام اور احمدیت کی صداقت پر ایسا زندہ اور کامل ایمان حاصل ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے مصائب و مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے نہایت ثابت قدمی کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں دیوانہ وار مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا بھی ان کے ساتھ خاص ہی معاملہ ہے۔ وہ ان کو ہر مصیبت اور ہر ابتلاء کے موقعہ پر اپنی تائید و نصرت کے ایسے ایسے نظارے دکھاتا ہے۔ کہ روح وجد کرنے لگتی ہے۔ اور زبان سے بے اختیار اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کے گیت جاری ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ہمارے جو مجاہدین بیرون ہند اعلائے کلمۂ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ قریباً سب کے سب دوران جنگ میں غیر معمولی مشکلات کے باوجود قابل رشک ہمت اور اخلاص کے ساتھ تبلیغ اسلام میں مصروف رہے۔ اور ان میں سے ایک ایک مجاہد اس بات کا مستحق ہے۔ کہ ہم التزام کے ساتھ اس کی خیر و عافیت اور کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ویسے تو ہمارے قریباً سبھی مجاہدین کو بڑے خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن سنگاپور اور انڈونیشیا وغیرہ کے علاقوں کے مجاہدین کو تو بالخصوص سخت آزمائش میں سے گذرنا پڑا۔ کیونکہ یہ علاقے نہایت وحشی دشمن کی زد میں آئے۔ اور جاپانیوں نے قبضہ کرنے کے بعد وہاں ایسے ایسے لرزہ خیز مظالم کئے کہ روح کانپ اٹھتی ہے۔ اس علاقے کے جانباز اور سرفروش مجاہدین میں سے ایک مکرم و محترم مولوی غلام حسین صاحب ایاز ہیں۔ جو گو لمبے عرصہ تک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہے۔ لیکن پائے استقلال میں لمحہ بھر کے لئے بھی جنبش نہ ہوئی۔ اور کسی حالت میں بھی تبلیغ حق کے فریضہ کو نہ چھوڑا۔ مشکلات و مصائب کے ہجوم میں اللہ تعالےٰ کس طرح اس مجاہد بھائی کی تائید کرتا رہا۔ اس کا کسی قدر ذکر انہوں نے اپنے ایک مکتوب میں کیا ہے۔ چنانچہ آپ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں:-

ابتدا میں جب جاپانی اس ملک میں داخل ہوئے۔ تو داخل ہوتے ہی انہوں نے تمام مذہبی سیاسی۔ اقتصادی۔ اخلاقی اور تجارتی سوسائٹیوں کو بند کر دیا۔ اور اس طرح تمام اخبارات رسالے اور مجلات شائع ہونے سے روک دیئے۔ سکول اور تعلیمی ادارات بند کر دیئے۔ گویا تمام ذرائع آزادیٔ ضمیر بعد تحفظ اخلاق و آداب حکماً اور جبراً مٹا دیئے گئے۔ قاضی امام اور مقتدر مذہبی پیشوا تھے۔ ان کو اپنی ضروریات کے ماتحت آلہ کار بنالیا۔ اور اپنی مرضی کے مطابق ان سے کام لینا شروع کر دیا۔ ایسے وقت میں جبکہ ہر طرح کی مذہبی مجالس ختم ہو چکی تھیں۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ کہ اس نے ہماری انجمن کو رونق بخشی اور جماعت ترقی کرتی گئی۔

انڈونیشیا پر جاپان کے قابض ہونے سے ایک ماہ قبل تک ہم احمدیوں کو سخت زدو کوب کیا جاتا۔ ہر طرح کے مظالم غیر احمدیوں کی طرف سے جائز سمجھے جاتے۔ ہم اپنی انجمن میں جمع نہ ہوسکتے تھے۔ اور نہ ایک دوسرے کے گھر جاکر مل سکتے تھے۔ جب پولیس کے پاس رپورٹ کی جاتی۔ تو پولیس مدد کرنے سے اس لئے معذوری ظاہر کرتی۔ کہ احمدی بہت کم ہیں۔ اور غیر احمدی بہت زیادہ۔ آخر وہ مشکل وقت اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے گذار دیا۔ لیکن جب جاپان نے قبضہ کر لیا۔ اور تمام دوسری سوسائٹیاں بند ہو گئیں۔ تو اس وقت ہماری انجمن بفضلہ تعالیٰ ترقی کرنے لگی۔ حتیٰ کہ پہلا مکان تنگ ہو گیا۔ تو اس کے قریب ہی ڈبل منزل کا مکان لیکر اس کا اوپر کا حصہ مسجد بنایا۔ اور نیچے کا حصہ انجمن کا دفتر۔ باوجود دشمن کی مخفی اور کھلی شرارتوں کے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی اور عظمت بخشی حتیٰ کہ اب موجودہ مکان بھی باوجود کافی وسیع ہونے کے ہمارے لئے تنگ ہو رہا ہے۔ اور کوشش ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ وسیع مکان عطا فرمائے۔ اگر اپنا مکان بن جائے۔ تو خدا کا بڑا ہی فضل ہو۔ اس کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

یہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ نہایت قلیل التعداد احمدی جنہیں امن کے زمانہ میں مبالغہ نہیں۔ بلکہ صحیح معنوں میں سر چھپانے کے لئے بھی جگہ نہ ملتی تھی۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ بات بھی نہ کر سکتے تھے۔ اور جنہیں ہدف مظالم بنتے دیکھ کر پولیس بھی دم نہ مارتی تھی۔ انہیں جنگ کے زمانہ میں بدامنی کے دور میں قتل و غارت کے ایام میں خدا تعالےٰ نے ترقی دینی شروع کی۔ اور وہ بڑھنے لگے۔

اس زمانہ میں کمیونزم کی تحریک ایک سیلاب کی طرح دنیا پر چھاگئی ہے۔ ہر مذہب ہر ملک اور ہر طبقہ کے افراد اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ہمارے مجاہدین جو تقویٰ اور ایمان کے ہتھیاروں سے مسلح ہیں ہر جگہ دلیری کے ساتھ اس کا مقابلہ کر رہے اور کامیاب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مکرم مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

کمیونزم کے متعلق عام طور پر گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ اور لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے کبھی اس کی حقیقت سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اور مساوات کا غلط مفہوم ان کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ حالانکہ کمیونزم کی مساوات بالکل انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ نیز بتایا جاتا ہے کہ چونکہ کمیونسٹ خدا تعالےٰ اور مذہب کے دشمن ہیں۔ اور انسانوں کو مذہبی اور اخلاقی حدود سے نکال کر جانوروں کی طرح بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

دعا ہے ہمارے مجاہدین کو جو غیر معمولی ایمان

اور بھر وسہ ہوتا ہے۔ وہ دنیا بھر میں ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ درحقیقت ہمارے پاس سب سے موثر اور کامیاب ہتھیار دعا ہی ہے۔ جس سے ہر جگہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے جناب مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

ایک شخص حاجی عبد اللہ تین سال ہوئے میرے پاس آئے۔ اور آکر نہایت دلگیر ہوکر عاجزی سے کہنے لگے کہ میں اس وقت سخت مصیبت زدہ ہوں۔ مجھے سخت تکلیف ہے میرا لڑکا جاپانیوں کے ہاں کام کرتا تھا۔ اس نے وہاں کوئی چوری کی اور بھاگ گیا۔ اب جاپانی ہر روز میرے گھر آتے ہیں۔ مجھے اور میری بیوی کو زدوکوب کرتے ہیں گھر کا سامان بھی توڑ پھوڑ دیا ہے۔ آپ خدا کے لئے دعا کریں کہ میری مصیبت دور ہو۔ میں نے دعا کرنے کا وعدہ کیا اور بہت عاجزی کے ساتھ اس کی مصیبت رفع ہونے کے لئے دعا کی۔ آخر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا۔ وہ ایک دوکان میں چائے پینے کے لئے گئے۔ وہ جاپانی جوان کو تنگ کیا کرتا تھا۔ وہ بھی دوکان کے اندر چلا گیا۔ اور نہایت عاجزی سے گذشتہ حرکات کے متعلق معافی مانگنے لگا۔ آخر انہوں نے معاف کردیا۔ اس واقعہ کا ان پر بڑا اثر ہوا۔ اور وہ احمدی ہو گئے۔ ایک عرصہ تک نہایت اخلاص مندی سے نمازوں کے لئے مسجد میں آتے رہے اور زیادہ وقت وہیں گذارتے۔ مگر اس کے بعد پیش آمدہ حالات کی وجہ سے آہستہ آہستہ انہوں نے آمدورفت کم کردی۔ بعض احمدیوں نے جب دریافت کیا تو انہوں نے کہا مجھے احمدیت کے سچا ہونے میں تو کوئی شک نہیں لیکن احمدیت کے اصول اتنے کڑے ہیں کہ میرے لئے صحیح معنوں میں عمل کرنا مشکل ہے۔ کچھ عرصہ اسی طرح گذر گیا۔ آخر وہ بیمار ہوگئے اور مجھے بلا بھیجا۔ میں گیا تو انہوں نے رونا شروع کر دیا اور کہا کہ گو احمدیت سے میں کبھی دور نہیں ہوا۔ مگر دنیا کے لالچ میں میں نے انجمن میں جانا بند کر دیا تھا۔ مجھے اس غلطی پر سخت ندامت ہے۔ خدا کے لئے آپ میرے لئے دعا کریں۔ اور اگر میں مر جاؤں تو میرا جنازہ احمدی پڑھیں۔ اس کے بعد تمام م شرائط کو اور بیعت فارم کو تین دفعہ سن کر دستخط کر دیئے۔ اب وہ صحت یاب ہو رہے ہیں۔ احباب مکرم مولوی صاحب موصوف کی کامیابی کے لئے اور صحت و تندرستی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

روسی نظام کے مقابلہ میں اسلامی نظام کی فضیلت۔ بیان فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(اور) مذہب کے متعلق احمدیہ لٹریچر کی اہمیت کا اعتراف

ایک غیر احمدی پروفیسر کا مکتوب

ایک پروفیسر صاحب نے جو مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ کے خرچ پر امریکہ گئے ہیں۔ اپنے ایک احمدی دوست کو حال میں ایک خط لکھا ہے۔ جس میں نہایت کھلے الفاظ میں اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ مذہب کے متعلق گفتگو کرنے میں احمدیہ لٹریچر کے مطالعہ نے انہیں بہت فائدہ دیا۔ اور ہر موقعہ پر وہ کامیاب ہوئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"یہاں مذہب پر کبھی کبھی گفتگو ہو جاتی ہے خدا کے فضل سے مذہبی بحث میں قادیانی لٹریچر جو میں نے پڑھا ہے خوب کام دیتا ہے لوگوں کو بحث کرنے کی عادت تو ہے۔ لیکن مذہب سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں چند منٹ کی گفتگو کے بعد خاموش ہو جاتے ہیں۔ جہاز میں تو مذہبی گفتگو کے لئے کافی وقت ملا۔ ہندوستانی طالبعلم (جن کی تعداد ۵۰ پچاس تھی) مل کر بیٹھتے تھے تو میں انہیں مذہبی گفتگو پر مائل کر لیتا تھا۔ اور پھر کسی مسئلہ پر بحث چھڑ جاتی تو کئی گھنٹے بحث جاری رہتی۔ ان میں ہندو سکھ۔ عیسائی بھی تھے۔ اگرچہ یہ لوگ اعلےٰ تعلیم یافتہ تھے۔ لیکن مذہب کے معاملہ میں بالکل کورے۔ میں جب قرآن شریف کی آیات پڑھتا یا مسیح کی وفات پر دلائل پیش کرتا تو بڑے غور سے سنتے ہندو مذہب پر اکثر بحث ہوتی تھی۔ سب طالبعلم مانتے تھے کہ مذہبی معلومات میں میرا مطالعہ بہت زیادہ ہے"

اگرچہ پروفیسر صاحب موصوف احمدی نہیں۔ لیکن احمدیہ لٹریچر کی صداقت اور اہمیت کا ان پر ایسا اثر ہے کہ تحریر فرماتے ہیں "میں نے انہیں احمدیت سے اچھی طرح متعارف کرایا۔ اور بعض کتابیں بھی دیں۔ لوگوں کو احمدیت کی بہت کم خبر ہے۔ لیکن اگر انہیں احمدیت کی باتیں بتائی جائیں تو شوق اور حیرانی سے سنتے ہیں"

اسی سلسلہ میں جناب پروفیسر صاحب نے جن الفاظ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس لیکچر کا ذکر فرمایا ہے جو حضور نے لاہور میں دیا۔ اور جس میں حضور نے اسلامی نظام کی روسی نظام پر ہر پہلو سے فضیلت ثابت فرمائی۔ وہ تمام مسلمان نوجوانوں کے لئے قابل توجہ ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ اس وقت اسلام کے لئے سب سے بڑا خطرہ جو کمیونزم کی شکل میں بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کا کامیاب مقابلہ انہیں دلائل اور براہین کے ساتھ کیا جا سکتا ہے جو احمدیت پیش کرتی ہے اور جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی تحریروں اور تقریروں میں پیش فرما رہے ہیں۔

پروفیسر صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"یہاں روسی نظام پر بھی بحث ہوتی تھی۔ آجکل کے تعلیم یافتہ روسی نظام کے دلدادہ ہیں۔ لیکن روسی نظام اسلامی نظام کا خاتمہ ہے۔ روسی نظام میں انفرادی آزادی نہیں ملتی۔ اس لئے مذہب کے نقطہ نگاہ سے کسی شخص کا قیامت کے دن حساب بنانا بے سود ہے۔ اسلام ہر شخص کی آزادی چاہتا ہے تاکہ ہر شخص کو پورا اختیار ہو کہ نیکی بدی میں جو راستہ چاہے اختیار کر سکے روسی نظام ایک پیچیدہ مشین ہے جس میں ایک انسان مشین کے پرزہ کی طرح کام کرتا ہے۔ اور اپنی مرضی سے باہر اپنے اختیار سے کام نہیں کر سکتا۔ اس لئے جو مذہب دوسری دنیا اور جزا اور سزا کا دعویٰ کرتا ہے وہ روسی نظام کے خلاف ہے۔

اس مسئلہ پر لاہور میں خلیفہ صاحب نے ایک لمبی تقریر کی تھی۔ اور بے شمار دلائل سے ثابت کیا تھا کہ ہر لحاظ سے اسلامی نظام دنیا کا بہترین نظام ہے۔ میں آپ کے ساتھ اس تقریر کو سننے کے لئے لاہور گیا تھا۔ اس تقریر سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا۔ اور جو دلائل سنے وہ سب یاد ہیں۔ اور جب کبھی روسی نظام پر بحث کرنے کا موقع ملتا ہے۔ تو خلیفہ صاحب کی لمبی تقریر خوب کام دیتی ہے۔ جو کتابیں یہاں تقسیم کرنے کے لئے لایا تھا وہ تقسیم کی جا رہی ہیں۔ بہت سی تقسیم ہو چکی ہیں"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ لیکچر اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں چھپ گیا ہے۔ کوئی احمدی نوجوان اس کے پڑھنے اور اس میں بیان کردہ دلائل ذہن میں جاگزیں کرنے سے محروم رہا ہو یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اتنا ہی کافی نہیں چاہیئے کہ دیگر مذاہب کے نوجوانوں خاص کر مسلمان نوجوانوں کو بھی پڑھائیں تاکہ وہ اسلامی تعلیم کی برتری اور فوقیت نہ صرف خود سمجھ سکیں بلکہ دوسروں کو بھی سمجھا سکیں۔

مبلغین کلاس میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ کی کلاس مبلغین کا آغاز یکم جون ۱۹۴۶ء سے ہو رہا ہے۔ منتخب مولوی فاضل صاحبان کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی گئی ہے۔ جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ کا امتحان دینے والے سب طلبہ اس کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں۔ یونیورسٹی کے اعلان نتیجہ تک وقت ضائع نہ ہونا چاہیئے ورنہ پڑھائی کا حرج ہوگا۔ مبلغین کلاس یکم جون سے شروع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

ایک غلطی کا ازالہ

مجلس مشاورت کے موقعہ پر ایک دوست نے ترجمۃ القرآن کی قیمت کے بارہ میں جو کچھ بیان کیا تھا وہ درست نہ تھا۔ کیونکہ ہمارے ترجمۃ القرآن جلد اول پارہ الٓمٓ کا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔ اور جلد دوم از پارہ دوم تا اختتام سورہ بقرہ کا ہدیہ بھی ایک روپیہ ہے۔ اور مجلد سورہ بقرہ کا ہدیہ ۲/۶/۔ ہے نیز جالندھر والے صاحب کے پارہ اول کا ہدیہ ۱۲ ہے جسے انہوں نے چھ آنہ ظاہر کیا۔ اور ہمارے شائع کردہ پارہ کا ہدیہ ڈیڑھ روپیہ بتلایا۔ خاکسار عبد الرحمٰن جٹ قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت چودھری عزیز احمد صاحب بی سی ایس سب جج بہادر درجہ اول سرگودھا

دعوے دیوانی ۱۰۳ سال ۱۹۴۵ء

کوڑی لعل ولد میاں دتہ مل کیور سکنہ خوشاب

بنام

حکم چند ولد پرشوتم لعل وغیرہ

یا دعوے ۲۷۰۰/- روپے

بنام گنڈا مل (۲) الشر داس پسران بوٹا رام سکنہ خوشاب (۳) کانشی رام ولد حکم چند قوم کھتری ملہوترا سکنہ منڈی بھلوال ضلع سرگودھا

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعا علیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۳۰/۵/۴۶ سنہ ۱۹ء کو مقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۴۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

گرمی کی شدّت اور مہلک بیماریاں

گرمی کی شدت بلاشبہ ایک بڑی مصیبت ہے۔ جو انسان کے تمام جسمانی نظام کو درہم برہم کر دیتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا دماغ جواب دے جاتا ہے۔ غیر دماغی کام کرنے والوں کے اوسان ٹھکانے نہیں رہتے۔ اور جسمانی محنت کرنیوال کو تو یہ محسوس ہوتا ہے۔ گویا کسی نے ان کے جسم سے جان نکال لی ہو۔ اطبا اور ڈاکٹر اس موسم کو انسانی صحت کے لئے بیحد خطرناک سمجھتے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ گرمی کی زیادتی کیوجہ سے روح بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ اور جسم کی وہ رطوبت خشک ہونے لگتی ہے۔ جس پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے۔ نیز دماغی کیفیت اعتدال پر نہیں رہتی قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے معدہ کمزور اور جگر میں حدت بڑھ جاتی اور کئی مہلک اور خوفناک بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں۔

موسم گرما کے ان خوفناک اثرات

کو دیکھتے ہوئے قدرتی طور پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر اس گرمی موسم سے جسم کو کیونکر محفوظ رکھا جائے۔ اس سوال کا جواب نور رئیس الاطباء جناب حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کی پچاس سالہ تحقیق و تدقیق کا نتیجہ

"ٹھنڈک" ہے۔ جو ایسے قیمتی اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ جو طبیعت کو مدافعت کی قوت بخشتے ہیں اور انہوں کو اس قابل بنا دیتے ہیں کہ ناگہانی طور پر اگر کوئی موسمی خطرہ پیش آ جائے۔ تو طبیعت اس کا مقابلہ کر سکے۔ اس کے علاوہ اس کے قیمتی اجزا جسم کو حرارت کی زیادتی (رہائی پر تخفرمیا) سے محفوظ رکھتے ہیں۔ علاوہ بریں ضعف دل۔ دھڑکن۔ خفقان۔ شدت پیاس۔ گھبراہٹ۔ بے چینی و بے خوابی۔ نقاہت۔ کمزوری۔ قے۔ اسہال اور بخار وغیرہ کے لئے ایک سریع الاثر مرکب ہے۔ جس کا ایام گرمی میں ہر گھر میں موجود ہونا اشد ضروری ہے۔

قیمت:۔ خوراک تین ہفتہ تین روپیہ ۱۲ ؍ دو ہفتہ دو روپیہ ۸ ؍ نمونہ ۱۲ ؍ علاوہ محصولڈاک ۹ ؍ ہے

۱۸۹۱ ء

ایم۔ احمد بی۔ اے منیجر دواخانہ مرہم عیسیٰ (قائم شدہ) ہیرا منڈی دروازہ دہلی لاہور

ضروری اطلاع

شائقین — ترجمۃ القرآن — بطرز جدید — کیلئے

احباب اکرام یہ سن کر خوش ہوں گے کہ ترجمۃ القرآن۔ بطرز جدید کی آخری جلد یعنی پارہ تیسواں بعض احباب کے مطالبہ اور اصرار پر کاغذ کی نایابی اور گرانی کے باوجود خداتعالےٰ کے فضل وکرم سے مندرجہ ذیل خصوصیات کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔

(۱) ہر ایک آیت کے ہر لفظ کا ترجمہ اجزا وار اس طرز پر دیا گیا

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰداً

مِهٰداً	الْاَرْضَ	نَجْعَلِ	لَمْ	اَ
بچھونا	زمین (کو)	بنایا ہم نے	نہیں	کیا

کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا۔

اس طرح سے بچے۔ عورتیں۔ جوان۔ بوڑھے۔ سب بغیر استاد کی مدد کے ترجمہ سیکھنے کے علاوہ عربی زبان میں بھی لیاقت پیدا کر سکتے ہیں سینکڑوں افراد اسکا پہلے بھی تجربہ کر چکے ہیں

(۱) کتابت بطرز یسرنا القرآن کرائی گئی ہے۔ (۲) حاشیہ پر مشکل الفاظ کی حل لغات اور بعض ضروری تفسیری نوٹ بھی دیئے گئے ہیں۔ (۳) طباعت عمدہ اور صاف ہے (۵) کاغذ حنائی سائز $\frac{۲۰\times۲۶}{۸}$ صفحات ہدیہ ایک روپیہ خرچ ڈاک برائے رجسٹرڈ پیکٹ چھ آنہ۔

نوٹ: نیز اس کے علاوہ اس طرز پر سورہ بقرہ مکمل شائع ہو چکی ہے۔ ہدیہ مجلد برائے ۳۰۰ صفحات دو روپیہ چھ آنہ محصولڈاک دس آنہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ البشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان

شیخ سعدی شیرازی، ایران کے مقبول عام شاعر کسی دوسرے شہر میں ایک مالدار تاجر کے گھر مہمان گئے۔ جہاں انکی بہت ہی پر تکلف خاطر مدارات اور دعوتیں کی گئیں۔ ہر کھانے کے بعد وہ اکثر آہ بھرتے اور کہتے ——— "آہ دعوتِ شیراز ———"

تاجر نے کچھ بے اطمینانی کا اندازہ کر کے اپنے معزز مہمان کی خاطر مدارات اور دعوتوں میں دگنی سرگرمی اور تکلف شروع کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود بھی ہر کھانے کے بعد وہی الفاظ ——— "آہ دعوتِ شیراز ———" جاری رہے۔ اور تین دن کے بعد شاعر شیخ سعدی رخصت ہو گئے۔

کچھ دن بعد وہ تاجر شیراز گیا اور اس نے پورا ارادہ کر لیا کہ وہ شیخ صاحب کے گھر جا کر یہ راز معلوم کریگا کہ وہ کونسی خصوصیت تھی جو دعوتِ شیراز کو اس کی ضیافت سے اس درجہ بہتر بنا سکتی تھی۔ اسے سخت تعجب ہوا۔ بلکہ غصہ آیا جبکہ بہت معمولی کھانا لا کر شیخ نے کہا۔

——— "یہ بہت معمولی کھانا ہے اور اس کی لاگت اتنی کم ہے کہ تم اگر ایک سال بھی رہو تو یہ کھانا کھا سکتے ہو ———"

انہوں نے اس کی تشریح کر کے بتایا کہ یہی اصل تواضع ہے۔ جو نہ میزبان کو پریشانی میں مبتلا کر سکتی ہے نہ مہمان کو۔ ہم بھی اپنے مہمان کو سادہ غذا مہیا کر کے اپنے آپ کو بہت اچھا میزبان ثابت کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے ہر کھانے کو ——— "دعوتِ شیراز ———" بنا سکتے ہیں ——— غذا کی رسد بہت کم ہے اور وہ غریب لوگ ہیں جو سب سے زیادہ مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ ہمیشہ کے مقابلے میں آج ہی وہ وقت آیا ہے کہ ہم ایران کے عقلمند شاعر کی نصیحت پر عمل کریں۔

ہندوستان کی آزادی کے متعلق وزارتی وفد کی سکیم کے اہم امور

دہلی ۱۶ رمئی - برطانوی وزارتی مشن نے آج رات کے آٹھ بجے اپنی سکیم کا اعلان کر دیا - اس آئین کی بنیادی شکل حسب ذیل ہے :-

اوّل :- برطانوی ہندوستان اور ریاستی ہندوستان کے نمائندوں پر مشتمل ایک یونین گورنمنٹ بنائی جائیگی اس یونین گورنمنٹ کے ماتحت مندرجہ ذیل محکمے ہوں گے۔

(۱) خارجی معاملات (۲) ڈیفنس (۳) سلسلہ رسل و رسائل

یونین گورنمنٹ کو ان محکمہ جات سے متعلقہ امور کے سلسلے میں ٹیکس لگانے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

دوم :- یونین گورنمنٹ کا کام چلانے کے لئے برطانوی ہندوستان اور ریاستی ہندوستان کے نمائندوں پر مشتمل ایگزیکٹو اور لیجسلیٹو پارٹیاں بنائی جائیں گی۔ اس مرکزی اسمبلی میں کسی فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ اس کے حق میں نہ صرف تمام حاضر اور رائے دینے والے ممبروں کی اکثریت ہو۔ بلکہ دو بڑی جماعتوں یعنی کانگریس اور مسلم لیگ کے حاضر ممبروں کی بھی اکثریت۔

سوئم :- یونین کے محکمہ جات کے علاوہ باقی تمام محکمے اور اختیارات صوبوں کو حاصل ہوں گے۔

چہارم :- ریاستوں کو تمام امور پر اختیار حاصل ہوگا - سوائے ان محکموں کے جو یونین کے سپرد کئے گئے ہوں۔

پنجم :- صوبوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق ایگزیکٹو اور اسمبلیوں کے ساتھ گروپ بنالیں۔ اس بات کا فیصلہ کہ کون کون سے صوبائی معاملات مشترکہ ہوں گے۔ مختلف گروپوں پر چھوڑ دیا گیا ہے

ششم :- یونین گورنمنٹ اور مختلف صوبائی گروپوں کے آئین میں ایک ایسی شرط رکھی گئی ہے۔ جس کی رو سے ہر صوبے کو یہ اختیار حاصل ہوگا - کہ وہ اپنی اسمبلی کے ممبروں کی اکثریت کے ذریعے دس سال کی ابتدائی اور پھر ہر دس سال کے وقفے کے بعد آئین میں تبدیلی کا مطالبہ کر سکے۔

نمائندہ اسمبلی میں تناسب

ہندوستان کا آئین بنانے کے لئے جو نمائندہ اسمبلی قائم کی جائے گی۔ اس کے لئے ہندوستان کو تین فرقوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) جنرل (۲) مسلم (۳) سکھ۔ جنرل میں مسلمانوں اور سکھوں کے سوا باقی تمام فرقے شامل ہیں۔ نمائندہ اسمبلی کا تناسب حسب ذیل مقرر کیا گیا ہے۔ جنرل ۲۱۰ - مسلم ۷۸ - سکھ ۴ - ریاستی نمائندے ۹۳ میزان ۳۸۵ -

وزارتی مشن کے بیان کا خلاصہ

وزارتی مشن نے اپنی سکیم کو پیش کرتے ہوئے جو مفصل بیان دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔ وزرائے کابینہ اور وائسرائے ہند نے انتہائی کوشش کی کہ ہندوستان کی دو بڑی سیاسی جماعتیں اپنے ملک کی وحدت یا تقسیم کے بنیادی مسئلہ کے متعلق کسی سمجھوتہ پر پہنچ سکیں۔ لیکن چونکہ کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ اس لئے ہم اپنے خیال کے مطابق بہترین تجاویز پیش کرتے ہیں جن کو برطانوی حکومت کی منظوری حاصل ہے۔

گو حامیان مسلم لیگ کے سوا باقی سب لوگوں نے متحدہ ہندوستان کی حمایت کی ہے۔ لیکن ہم مسلمان کی حقیقی اور زبردست تشویش سے بحد متاثر ہوئے ہیں جو ان کو ہمیشہ کے لئے ہندو اکثریت کے ماتحت ہو جانے کے خیال سے ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کا یہ احساس اس درجہ قوی اور عام ہو چکا ہے کہ اسے محض کاغذی تحفظات سے دور نہیں کیا جا سکتا ہندوستان میں مستقل امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کو ان کے تمام اہم تمدنی - مذہبی - اقتصادی اور دوسرے معاملات پر پورا اختیار حاصل ہو۔ لیکن اس سلسلے میں ہم پورے غور کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ نہ ہی کوئی بڑی اور نہ ہی کوئی چھوٹی خود مختار پاکستان ریاست فرقہ وارانہ مسئلہ کا کوئی قابل قبول حل پیدا کر سکتی ہے - لہٰذا ہم سلطنت برطانیہ کو یہ مشورہ نہیں دے سکتے - کہ وہ طاقت جو اس وقت برطانیہ کے ہاتھ میں ہے وہ دو بالکل علیحدہ اور خود مختار حکومتوں کے سپرد کر دی جائے مسلمانوں کے خدشات کو دور کرنے کیلئے کانگرس نے بھی ایک سکیم پیش کی ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اس سکیم سے بھی بڑی بھاری آئینی دشواریاں اور بے ضابطگیاں پیش آئیں گی۔ ہمارے نزدیک یہ بھی جائز نہیں کہ جو صوبے اختیاری امور مرکز کے حوالہ نہ کرنا چاہیں انہیں اس حق سے محروم رکھا جائے۔

ہماری رائے میں اس بات کی بہت کم امید ہے کہ ہندوستانی پارٹیاں بطور خود آپس میں کوئی مفاہمت کر سکیں۔ اس لئے ہم یہ تجاویز پیش کرنے پر مجبور ہوئے ہیں جو تمام جماعتوں کے خیالات سننے کے بعد تیار کی گئی ہیں۔ ان کو نامنظور کر دینے کی صورت میں شدید خانہ جنگی رونما ہونے کا خدشہ ہے۔ یہ خانہ جنگی لاکھوں مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے نہایت خوفناک تباہی کا موجب ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ اہل ہند اپنے وطن کی بھلائی کی خاطر انہیں قبول کریں گے ہمیں امید ہے کہ نیا خود مختار ہندوستان برٹش کامن ویلتھ کا ایک ممبر بننا پسند کریگا۔ اور آپ ہمارے ساتھ گہرا دوستانہ ربط قائم رکھیں گے۔ لیکن اس کا انحصار آپ کی آزادانہ مرضی پر ہے۔ آپ جو فیصلہ چاہیں کریں۔ لیکن ہماری خواہش یہی ہے کہ آپ دنیا کی بڑی بڑی اقوام کے دوش بدوش روز افزوں خوشحالی حاصل کریں۔ اور آپ کا مستقبل آپ کی ماضی سے بھی بڑھ کر روشن ہو۔

سر سٹیفورڈ کرپس کی تصریحات

سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک پریس کانفرنس میں اس سکیم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعلان وزارتی مشن اور وائسرائے کا نہیں۔ بلکہ برطانوی حکومت کا ہے۔ جہانتک آئین مرتب کرنے کا سوال ہے ہم کوئی فیصلہ نہیں کریں گے یہ ہندوستان کا اپنا کام ہے ہم نے تو صرف بڑے بڑے اصول پیش کئے ہیں جن پر نیا آئین تیار کیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے ہم نے آئین کے متعلق سفارش کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ہم نے جو اصول پیش کئے ہیں ان میں اب ترمیم اسی صورت میں ہو سکتی ہے جبکہ کانگرس اور مسلم لیگ مشترکہ طور پر اسے پیش کریں۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئین سازی کا کام فوراً شروع کر دیا جائے۔ جب یونین گورنمنٹ کی نمائندہ اسمبلی معرض وجود میں آجائے گی تو پھر انتقال اختیارات کی تفصیلات طے کرنے کے لئے برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوں گے۔ ہمارے سامنے یہ مشکل بھی تھی کہ چھوٹی اقلیتوں کے ساتھ انصاف کس طرح کیا جائے۔ اگر آئین بنانے والی مجلس میں انہیں ویٹیج دیدیا جاتا تو اس سے انہیں کوئی اہمیت حاصل نہ ہوتی۔ لیکن بڑی پارٹیوں کا توازن خراب ہو جاتا۔ اس مشکل پر قابو پانے کے لئے ایک مشاورتی مشن مقرر کیا جائے گا۔ جو اقلیتوں کے بنیادی حقوق کی فہرست مرتب کرے گا۔